بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

ابوالحسن صائغ سے زیادہ کوئی باہمت نظر نہیں آیا۔ اور حضرت ممشا د دینوری کا قول ہے کہ میں نے آپ کو دینور میں اس طرح نماز میں مشغول دیکھا کہ گدھ آپ کے سر پر سایہ فگن تھا۔

حالات وارشادات: جب آپ سے یہ سوال کیا کہ غائب پر شاہد کو کیا دلیل ہے۔ فرمایا کہ معرفت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کا احسان مندر رہتے ہوئے اس کی نعمتوں کی شکر گزاری سے خود کو قاصر تصور کرے اور خدا کے سوا ہر شے سے قطع تعلق کر کے سب کو اللہ تعالیٰ سے کمزور خیال کرے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے جب آپ سے پوچھا کہ مرید کی کیا تعریف ہے. فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ضاقت علیہم الارض بمار حبت وضاقت علیہم انفسہم ۔ یعنی تنگ ہو گئی ان پر زمین کشادگی کے باوجود اور ان پر ان کے نفوس تنگ ہو گئے۔ مفہوم یہ ہے کہ مرید اسکے سوا دوسرے عالم کا طالب رہتا ہے۔ فرمایا کہ اہل محبت آتش عشق میں بھی ان لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو جنت کے عیش سے خوش ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اپنی ذاتکو محبوب رکھنا ہلاکت کی نشانی ہے۔ فرمایا کہ جو حالت خوف کی وجہ سے ہوتی ہے وہی حالت ذوق حال سے رونما ہوتی ہے اور خوف کو اختیار کرنے والا نفس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ فساد طبع کی علامت یہ ہے کہ خواہشات و آرزو میں گرفتار ہے۔

باب۔ ۹۴

حضرت ابوالقاسم نصر آبادی کے حالات و مناقب

تعارف: آپ واقف رموز عشق و معرفت امور شوق و محبت کے بحر بے کنار تھے اس کے علاوہ آپ کو تمام علوم پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اور حدیث کے موضوع پر آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔ تمام لوگ آپ کو صاحب سلسلہ بزرگ تصور کرتے ہیں۔ حضرت شبلیؒ کے بعد آپ کو خراسان کا استاد تسلیم کرتے تھے۔ آپ حضرت شبلی سے بیعت تھے۔ اور بہت سے بزرگوں سے شرف نیاز بھی حاصل کیا۔ مدتوں مکہ معظمہ میں مجاور کی حیثیت سے زندگی گزاری۔

حالات: آپ کے جذب و وجد کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کعبہ کے نزدیک آگ روشن دیکھ کر اسی کا طواف شروع کر دیا اور جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو برسوں کعبہ میں تلاش کیا، لیکن نہیں ملا، اور اب یہاں بھی اس کی جستجو میں آیا ہوں۔ شاید وہ یہاں مل جائے اور اس کی جستجو میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا ہوں۔ یہ جملے سن کر لوگوں نے آپ کو نیشاپور سے نکال دیا۔

آپ نے ایک دن کسی یہودی سے یہ سوال کیا کہ مجھے بوزہ خریدنے کے لئے نصف وانگ رقم دے